Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴ فون ۲۹۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲	۸ رجب ۱۳۹۸ھ ۱۵ احسان ۱۳۵۷ہش ۱۵ جون ۱۹۷۸ء	نمبر ۱۳۵

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

جو مومن اپنے بھائی کیلئے دُعا کرے فرشتے اس کیلئے دُعائیں کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ۔ (الحشر: ۱۱)

ترجمہ:۔ اور جو لوگ ان کے زمانہ کے بعد آئے وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم کو اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔

پھر فرماتا ہے:۔ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ (محمّد: ۲۰)

ترجمہ:۔ تیرے حق میں جو (تیری قوم نے) گناہ کئے ہیں ان کے لئے خدا سے معافی مانگتا رہ اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے بارہ میں بھی معافی مانگتا رہ کہ اللہ ان کی کوتاہیوں کو معاف کر دے۔

حدیث النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم:۔

وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یَدْعُوْ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَکُ: وَلَکَ بِمِثْلٍ" (مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ فرما رہے تھے کہ جو کوئی مسلمان بندہ اپنے بھائی کے لئے اس کی پیٹھ پیچھے دعا کرتا ہے تو ایک فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی (اتنا ہی) (اور ایسا ہی) ہو۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام:۔

"دوسروں کے لئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو نفع پہنچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں ان کی عمر دراز ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا اما ما ینفع النّاس فیمکث فی الارض۔ دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جا سکتی ہے وہ یہی دعا کی خیر ہے جبکہ خیر کا نفع کثرت سے ہے اس لئے اس آیت کا فائدہ ہم سب سے زیادہ دعا کے ساتھ اٹھا سکتے ہیں۔" (ملفوظات جلد دوم)

اخبارِ احمدیہ

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں اعلائے کلمۃ الحق کے لئے بیرون ملک تشریف لے گئے ہیں حضور ان دنوں لندن میں قیام فرما ہیں۔ آمدہ اطلاع کے مطابق حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر میں حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ ہر قدم پر اپنی تائید و نصرت کے کرشمے دکھائے اور حضور کے اس سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

میرے شوہر مکرم مسعود احمد صاحب عاطف پروفیسر گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے سائیکل سے گرنے کی وجہ سے کولہے کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے۔ انہیں شوگر کا عارضہ بھی لاحق ہے۔ بزرگانِ سلسلہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفاء سے نوازے۔ آجکل وہ میو ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔ (رضیہ درد)

تعلیم القرآن کلاس کی طالبات کے لئے
ضروری اعلان

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۰ رجولائی سے دو ہفتے کے لئے شروع ہو رہی ہے۔ آنیوالی طالبات ۹ رجولائی کو ربوہ پہنچ جائیں اور اپنا نام دفتر لجنہ مرکزیہ کے رجسٹر میں لکھوا دیں۔

طالبات کی رہائش کا انتظام مہمان خانہ مستورات میں ہوگا۔ لجنات آنے والی طالبات کی تعداد کی فوری طور پر اطلاع دیں کہ کتنی طالبات آ رہی ہیں۔

ہر آنے والی لڑکی اپنے ساتھ ایک پلیٹ، چمچ، پیالی اور گلاس نیز موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائے۔

مڈل سے کم تعلیم کی لڑکیاں نہ آئیں کیونکہ ان کے لئے کلاس کے اسباق سمجھنے مشکل ہوں گے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے اور قرآن عظیم کی اشاعت کو وسیع پیمانہ پر جاری رکھنے کے لئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیے اور اس میں دل کھول کر حصّہ لیجئے۔ آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

دُنیا بھر میں لندن کی ”کسرِ صلیب کانفرنس“ کا قبل از انعقاد غیر معمولی چرچا

مختلف مُلکوں کے مذہبی اور علمی حلقوں کی طرف سے اس کے انعقاد میں گہری دلچسپی کا اظہار

اس کے انتظامات اور وسیع پیمانہ پر تشہیر کے متعلق لندن کے اخبار ”پٹنی ہیرلڈ“ کا خصوصی نوٹ

جماعت احمدیہ انگلستان کے زیرِ اہتمام ”مسیح کی صلیبی موت سے نجات“ کے موضوع پر جو بین الاقوامی کانفرنس کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ لندن کے آڈیٹوریم میں ۲ر تا ۴ر جون ۱۹۷۸ء منعقد ہوئی اور جس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی خطاب فرمایا اس کا اس کے انعقاد سے عرصہ قبل ہی دنیا بھر میں غیر معمولی چرچا شروع ہو گیا تھا اور اس کے انعقاد کا اعلان ہونے کے ساتھ ہی مختلف ممالک کے مذہبی اور علمی حلقوں نے اس میں گہری دلچسپی لینی شروع کر دی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ مختلف ریڈیو اسٹیشنوں کے نیوز بلیٹنز اور اخبارات وغیرہ کے ذریعہ اس کی بہت وسیع پیمانہ پر تشہیر ہوئی۔ اس کا اندازہ لندن کے اخبار ”پٹنی اینڈ روہیمپٹن ہیرلڈ“ کے ایک تفصیلی نوٹ سے لگایا جا سکتا ہے جو اس نے اپنے یکم جون ۱۹۷۸ء کے ایک خصوصی شمارہ میں ”آج دنیا کی نگاہیں احمدیہ کانفرنس پر لگی ہوئی ہیں“ کے زیرِ عنوان شائع کیا۔ اس نوٹ کا اردو ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔ (ادارہ)

”اس ہفتہ کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ لندن میں ایک ایسی کانفرنس کا انعقاد عمل میں آرہا ہے جس کے مجوزہ انعقاد کی خبر دنیا بھر میں شہ سرخیوں کے تحت پہلے ہی شائع ہو چکی ہے۔ کانفرنس کا موضوع ہے ”مسیح کی صلیبی موت سے نجات۔“ یہ موضوع شمالی اور جنوبی امریکہ، یورپ اور افریقہ اور اسی طرح مشرق میں بھی ٹیلیویژن اور ریڈیو کے وسیع نشریاتی رابطوں اور اخبارات و رسائل کی توجہ کو اپنی طرف کھینچنے کا موجب بن چکا ہے۔

اس سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ ممتاز ماہرینِ آثارِ قدیمہ، مستشرقین، علماء اور مختلف مذاہب سے دینی علوم میں دسترس رکھنے والے فضلاء ایک جگہ جمع ہوئے ہوں اور خاص اس موضوع پر انہوں نے باہم تبادلہ خیالات کیا ہو۔

ویسٹ منسٹر کے رومن کیتھولک آرچ بشپ کارڈینل ہیوم نے اس کانفرنس میں ایک مبصر بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے کلیسائے انگلستان کے نمائندے بھی اس میں موجود ہوں گے۔ مزید برآں آزاد کلیساؤں سے تعلق رکھنے والے بہت سے پادریوں کے انفرادی گروپوں نے بھی کانفرنس میں اپنے لئے نشستیں مخصوص کرائی ہیں۔

یہ کانفرنس جو تین روز جاری رہے گی کل (۲ر جون جمعہ کے روز) سے شروع ہو رہی ہے۔ آخری روز سب سے اہم خطاب حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث کا ہوگا۔ آپ کانفرنس میں خطاب فرمانے کی غرض سے طویل ہوائی سفر طے کرنے کے بعد پاکستان سے یہاں تشریف لائے ہیں ۔۔۔۔۔

لندن میں اپنے قیام کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح دارالعوام میں منعقد ہونے والی ایک استقبالیہ دعوت میں مہمانِ خصوصی ہوں گے۔ اس استقبالیہ کا اہتمام مسٹر ٹام کاکس رکن پارلیمنٹ آپ کو برطانیہ میں باضابطہ طور پر خوش آمدید کہنے کی غرض سے کر رہے ہیں۔ توقع ہے کہ آخری روز خلیفۃ المسیح ثالث کے خطاب سے ایک ہزار سامعین مستفیض ہوں گے۔

پٹنی میں واقع مسجد لندن سے گروپ کے گروپ کانفرنس میں شرکت کے لئے کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ روزانہ جایا ہی کریں گے بسیں اور کاریں لوگوں کو مڈلینڈز سے ہی نہیں بلکہ برطانیہ کے دور دراز علاقوں مثلاً ایبرڈین اور پلائی ماؤتھ سے بھی لایا کریں گی۔ بیرونی ممالک کے مندوبین بھی سینکڑوں کی تعداد میں کانفرنس میں شریک ہوں گے۔ ان میں ریاستہائے متحدہ امریکہ، پولینڈ، یوگوسلاویہ اور مغربی افریقہ کے بیشتر ممالک کے مندوبین کے گروپس بھی شامل ہوں گے۔ پٹنی اور کینسنگٹن کی پولیس نے کانفرنس کے موقع پر موٹر گاڑیوں اور بسوں کی آمد و رفت کو کنٹرول کرنے کے خصوصی انتظامات کئے ہیں۔

ایک سو سے زائد ٹیلیویژن اور ریڈیو کے نامہ نگاروں، صحافیوں اور صحافی فوٹوگرافروں نے کانفرنس میں داخلے کے ٹکٹ طلب کئے ہیں۔ کانفرنس اور خلیفۃ المسیح ثالث کے دورۂ برطانیہ کی دیگر مصروفیات کی ایک فلم بھی تیار کی جائے گی۔

کانفرنس کے انتظامات امام مسجد لندن مسٹر بی۔ اے۔ رفیق کی نگرانی میں پایۂ تکمیل کو پہنچے ہیں۔ انہوں نے ایک ملاقات میں بتایا۔ کانفرنس کے انعقاد کا منصوبہ ایک ایسا وسیع منصوبہ ہے جسے سینکڑوں رضاکاروں نے بلا مبالغہ ہزاروں گھنٹوں تک مصروفِ کار رہ کر پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں کئی زبانوں میں اُن لوگوں کے ساتھ خط و کتابت کرنا پڑی ہے جو زیرِ بحث موضوع پر اپنی تحقیق کو دنیا میں منظرِ عام پر لانے کی غرض سے اس موقع پر لندن آرہے ہیں۔ ہمیں کانفرنس کا ہی اہتمام نہیں کرنا تھا بلکہ مہمانوں کی رہائش، کانفرنس سے متعلق پمفلٹس، ٹکٹس اور دوسرے لٹریچر کی تیاری و طباعت کے انتظامات سے بھی عہدہ برآ ہونا تھا۔ یہ ایک عظیم لیکن از حد دل خوش کن مہم تھی جسے ہم نے دلی بشاشت کے ساتھ سر کیا ہے۔ یہ تمام تفصیلات بتانے کے بعد آخر میں مسٹر بی۔ اے۔ رفیق نے کہا کہ اگر مسیح کی صلیبی موت سے نجات کے مسئلہ پر ہم نئے پہلوؤں کو اجاگر کرنے میں کامیاب رہتے ہیں تو ہم سمجھیں گے کہ ہماری محنت ٹھکانے لگی اور ہمیں اس کا خاطر خواہ صلہ مل گیا۔“

[ترجمہ از Putney and Roehampton Herald اشاعتِ خصوصی مورخہ یکم جون ۱۹۷۸ء از فضلِ اقبال]

اہلِ یورپ سے ایک گزارش

اہلِ یورپ! آجکل جو آپ کے مہمان ہیں ۔ چلتا پھرتا ایک بحرِ علم اور عرفان ہیں
عصرِ حاضر کے لئے اِک نعمتِ رحمان ہیں ۔ ناصرِ دیں ہیں سراپا حسن اور احسان ہیں
مہدیٔ دوراں کے نائب حافظِ قرآں ہیں ۔ حق کی اِک تابندہ و زندہ نئی برہان ہیں
لے کے آئے ہیں وہ پیغامِ محمد مصطفےٰ ۔ دیکھنا انکار ہو جائے نہ اُن کی بات کا
نصرتِ حق کے فرشتے آپ کے ہمراہ ہیں ۔ پاسبانی کے لئے ہر آن فرشِ راہ ہیں
ہیں محمدؐ عالمِ انسانیت کے تاجدار ۔ فخرِ موجودات ظلِّ رحمتِ پروردگار
جو بھی اس مہرِ درخشاں پر فدا ہو جائے گا ۔ ”خاک بھی ہوگا تو پھر خاکِ شفا ہو جائے گا“

کہہ دو اب تثلیث پولوسی کو یکسر خیرباد
ہو تمہارا بھی نہ تا انجام مثلِ قومِ عاد

اس جہاں کا ایک ہی خالق ہے اللہ اَحَد ۔ جو ازل سے تا اَبد ہے حیّ و قیّوم و صَمَد
کلمۂ توحید پر ایمان ہے راہِ نجات ۔ جس سے ہو جاتی ہیں حل انساں کی ساری مشکلات
آنے والی عالمی آفت سے بچنا ہے اگر ۔ وقت ہے اب بھی بنا لو دینِ احمد کو سپر
ورنہ مٹ جاؤ گے مٹ جائیگا سب کرّ و فر ۔ کوئی بھی تدبیر و حیلہ پھر نہ ہوگا کارگر
بستیوں کی بستیاں یکسر فنا ہو جائیں گی ۔ آگ کے شعلوں سے قاعاً صفصفا ہو جائیں گی

ابنِ مریم تھے فقط اللہ کے اِک پیغام بر
جس کی وہ کرتے رہے خود بھی عبادت عمر بھر

تھا اُنہیں لاریب سُولی پر تو لٹکایا گیا ۔ سر پہ اُن کے تاج کانٹوں کا بھی پہنایا گیا
بچ گئے لیکن صلیبی موت سے وہ بے گماں ۔ خون ورنہ بہ رہا ہوتا نہ زخموں سے رواں
قدرتِ حق کا کرشمہ تھا کہ وہ زندہ رہے ۔ اور مخالف اُن کے سب ناکام و شرمندہ رہے
کر کے ہجرت آ گئے وہ پھر سوئے ہندوستاں ۔ وادیٔ کشمیر میں کشمیریوں کے درمیاں
مل گئیں کھوئی ہوئی بھیڑیں یہاں ساری انہیں ۔ ڈھونڈتے پھرتے رہے ہر ملک و ملّت میں جنہیں
عمرِ طبعی ہو چکی جب ایک صد اور بیس سال ۔ ہو گیا آخر یہیں پر ایک دن اُن کا وصال
جانا پہچانا اُدھر ہے اِک محلّہ خانیار ۔ دیکھنا چاہو تو جاؤ بھی وہاں اُن کا مزار

یا الٰہی جلد اپنے فضل سے وہ دن دکھا
جان و دل سے اہلِ مغرب دینِ حق پر ہوں فدا

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ افریقہ۔ فجی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپین میں تبلیغ اسلام

مکرم مولوی عبدالستار خان صاحب شاہد مبلغ سپین

(۲)

سپینش رسائل میں جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر:

سپین میں کیتھولک چرچ کے ایک کثیر الاشاعت رسالہ "ECCLESIA" کے زیر عنوان "مسلم احمدیہ جماعت" ایک مضمون شائع کیا اور ساتھ ہی محترم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مشنری انچارج کی نمایاں تصویر بھی شائع کی۔ رسالہ مذکور نے جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے لکھا کہ جماعت احمدیہ کی بنیاد (حضرت) احمد قادیانی (علیہ السلام) نے رکھی۔ یہ جماعت دنیا کے سامنے حقیقی اسلام پیش کرتی ہے۔ اس کا یہ دعویٰ ہے کہ سابقہ کتب الٰہیہ میں آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والے عظیم مصلح کے بارے میں جو پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں وہ حضرت احمد (علیہ السلام) کے وجود مبارک میں پوری ہو گئی ہیں اور آپ کی آمد کی غرض دنیا میں حقیقی اسلام کی اشاعت ہے۔

بعدہٗ رسالہ مذکور نے جماعت کے تفصیلی عقائد کا ذکر کیا۔

اسی طرح ایک اور رسالہ جو سپینش اور عربی زبان میں شائع ہوتا ہے اس نے لکھا!

"احمدیوں کا دعویٰ ہے کہ وہ سچے مسلمان ہیں۔ احمدی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور قرآن کریم کو کامل شریعت سمجھتے ہیں۔ احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور نہ ہی آسمان پر گئے ہیں بلکہ کشمیر میں انہوں نے وفات پائی ہے اور اب وہ اسی زمانہ میں حضرت احمد (علیہ السلام) مسیح موعود اور مہدی کے رنگ میں ظاہر ہوئے ہیں۔"

علاوہ ازیں ایک سپینش خلا سفر اور صحافی اندریاس فیبر قیصر (Andreas Faber Kaiser) جو کہ ایک "Mundo disconocide" رسالہ کے ... کرتے ہیں انہوں نے بڑی تحقیق کے بعد ۱۹۷۶ء میں ایک کتاب "Jesus Vivio y Murio En Cachamira" (یعنی حضرت مسیح صلیب سے زندہ بچ گئے اور کشمیر میں فوت ہوئے) شائع کی۔ مصنف مذکور خود کشمیر (سری نگر) بھی گئے اور تحقیق کے بعد تاریخی۔ طبی اور لغوی دلائل کے ساتھ ثابت کیا کہ حضرت مسیحؑ اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں تبت اور افغانستان کے راستے کشمیر پہنچے اور سری نگر محلہ خانیار میں وفات پائی۔ علاوہ ازیں پروفیسر مذکور نے کتاب کے آخر میں یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ:

"اس قبر کو سائنسی تحقیقی جستجو کے لئے کھول لیا جائے تو اس طرح حقیقت حال کا مکمل انکشاف ہو سکتا ہے"

(اس کتاب میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمایاں فوٹو شائع کر کے جماعت احمدیہ کے عقیدہ وفات مسیح اور تبلیغی سرگرمیوں کا بھی نمایاں ذکر کیا گیا ہے) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کے بارہ میں مصنف نے لکھا کہ:-

"یہ پہلی مدلل اور جامع کتاب ہے جس میں مسیحؑ کے دوبارہ جی اٹھنے کی نفی کی گئی ہے"

مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر سے پروفیسر صاحب کی متعدد بار ملاقات ہو چکی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جب میں نے اس کتاب کا مسودہ تیار کر لیا تو میں نے پورا مسودہ بمبئی (انڈیا) کے کارڈینل بشپ کو دکھایا۔ انہوں نے جب اسے پڑھا تو وہ حیران و ششدر رہ گئے اور مجھے اس کتاب کے شائع نہ کرنے پر مجبور کرتے ہوئے لکھا کہ:-

"POR EL AMOR DE. DIOS, NO ESCRIBAN NADA DE ESTO"
(Cardenal Valorio Arzobispo do Bombay.)

یعنی "خدا کے واسطے ہرگز ہرگز اس کتاب کو شائع نہ کرنا"
(کارڈینل بشپ آف بمبئی)

لیکن جب مصنف مذکور نے اس کتاب کو شائع کیا تو کتاب کے سرورق پر کارڈینل بشپ آف بمبئی کے مذکورہ بالا الفاظ بھی شائع کر دیئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کتاب کی مقبولیت بہت بڑھ گئی اور بقول مصنف اب تک پچاس ہزار سے زائد یہ کتاب فروخت ہو چکی ہے۔

اس کتاب کی اشاعت کے نتیجہ میں اکثر لوگوں نے احمدیہ مشن سپین سے رابطہ قائم کر کے اس بارہ میں مزید معلومات حاصل کیں اور اب بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ بعض دفعہ بذریعہ فون مکرم انچارج مبلغ صاحب سے وفات مسیح کے بارہ میں سوالات کئے جاتے ہیں۔

مصنف مذکور کو یہ کتاب لکھنے کا خیال کیونکر پیدا ہوا احباب کرام کی دلچسپی کے لئے خود مصنف کے اپنے الفاظ میں درج کیا جاتا ہے، وہ لکھتا ہے:-

"میں پہلے تو دیر سے سن رہا تھا کہ مسیحؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ براعظم ایشیاء کے کسی حصہ میں مدفون ہیں۔ ایک دن خوش قسمتی سے میرے علم میں آیا کہ سپین میں قبر مسیحؑ کا کوئی فوٹو پایا جاتا ہے۔ سو میں نے کوشش کر کے وہ فوٹو حاصل کر لیا۔ اب میں اس کے متعلق تحقیقات کرنا چاہتا تھا کہ میرے ایک دوست نے ایک جرمن رسالہ Stern دیا۔ اس کے ایک آرٹیکل میں مسیح علیہ السلام کے صلیب سے بچ کر کشمیر میں طبعی وفات پانے کا ذکر تھا [illegible] نے فوراً مضمون نویس اور رسالہ میں دی گئی تصویر کے فوٹو گرافر سے جو علی الترتیب نیویارک اور ہیمبرگ میں تھے فون سے رابطہ قائم کر کے مزید معلومات حاصل کیں اسی طرح میں نے جماعت احمدیہ کے مشن جرمنی اور بعد میں پاکستان سے رابطہ قائم کیا۔ اسی طرح پروفیسر حسنین صاحب اور صاحبزادہ بشارت سلیم جو اپنے آپ کو مسیح کی نسل سے قرار دیتے ہیں اور سری نگر میں رہائش پذیر ہیں سے ملاقات کر کے معلومات اکٹھی کیں۔

اس دوران میں نے محسوس کیا کہ یہ اتنی ڈھکی چھپی بات نہ تھی بلکہ باقاعدہ تحقیق اور یقینی شواہد کے بعد پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے

بہت سی پرانی کتب کے علاوہ جماعت احمدیہ کے بے شمار لٹریچر میں بھی با دلائل اس عقیدہ کو ثابت کیا گیا ہے۔ بعض دفعہ تو یہ شبہ ہونے لگتا کہ یہ کہیں مذہبی پروپیگنڈا نہ ہو۔

پچھلی صدی کے آخر میں ایک روسی مصنف Nikola Notavitch کی لکھی ہوئی کتاب "The Unknown life of Christ" پہلے پیرس میں پھر نیویارک۔ شکاگو اور لندن میں شائع ہوئی تھی۔

۱۹۳۸-۳۹ء میں مسلم سن رائز لاہور (پاکستان) میں "مسیح ہندوستان میں" مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) کے عنوان سے ایک مضمون قسطوار چھپا۔ "مسیح ہندوستان میں" یہ پہلی مدلل اور جامع کتاب ہے جس میں مسیحؑ کے دوبارہ جی اٹھنے کی نفی کی۔ اس کو پڑھنے کے بعد قاہرہ ازہر یونیورسٹی کے چانسلر کا فتویٰ بھی پڑھا کہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام طبعی طور پر فوت ہوئے تھے۔

ایک ہندو رسالہ "The Illustrated of India" کی ۲ اپریل ۱۹۷۲ء کی اشاعت میں J. N. Sudha کا ایک آرٹیکل چھپا جس کا عنوان تھا "مسیح کشمیر میں دفن ہیں"۔

جولائی ۱۹۷۳ء میں London "Weakend" نے بھی لوگوں کو اس موضوع پر اظہار خیال کی دعوت دی۔

آخر میں ۱۹۷۵ء میں میرے ایک قریبی دوست Erich von Doni-Ken نے اس سلسلہ میں تحقیقات کے لئے کشمیر پاکستان۔ افغانستان۔ ایران اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نرگی کا ایک ہیا سفر کیا جس کے نتیجہ میں انہیں
قبر مسیح کا علم ہوا اور انہوں نے اس بارہ میں
جرمن رسالہ Hörzu میں مضامین لکھے۔

باوجودیکہ اس قسم کی کتب اور مضامین
مختلف ممالک میں چھپے مگر عوام کو اس بات
کا علم نہ تھا۔ اکثر لوگ بے خبر تھے کہ مسیحؑ کا
جسم فلسطین سے کئی ہزار میل کے فاصلہ
پر دفن ہو سکتا ہے۔ بلکہ عیسائی عوام خیال
کرتے ہیں کہ مسیحؑ آسمان پر چڑھ گئے ہیں۔

اپنی تحقیق کو مکمل کرنے کے لئے [illegible]
کی مسیح (مسیحؑ کی) قبر [illegible]
اس کے لئے ضروری تھا کہ میں [illegible]
اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ اس جگہ خود
پہنچوں۔ چنانچہ میں نے اور میری اہلیہ نے بغرض
تحقیق Barcelona (سپین کا
ایک صوبہ) سے [illegible] کا سفر کیا اور کئی اہم
انکشافات سامنے آئے۔"

لہٰذا مصنف مذکور نے بے شمار
تاریخی، طبعی، عقلی و نقلی دلائل سے ثابت
کیا ہے کہ کشمیر سری نگر میں یوزآسف کا
جو مقبرہ ہے وہ حضرت مسیحؑ کی قبر ہے۔

تربیت:

عرصہ زیر رپورٹ میں مشن ہاؤس میں
نماز جمعہ مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر
امیر مشن سپین پڑھاتے رہے۔ حضرت
اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ کا خلاصہ
سپینش اور انگلش میں ترجمہ کرکے سنایا
جاتا رہا۔ جملہ احباب جماعت سے رابطہ
قائم رکھنے کی کوشش کی گئی۔ سپینش
احمدی احباب و دیگر احمدی احباب کے
گھروں میں جانے کا موقع ملتا رہا اور ان
کے ساتھ تبلیغی و تربیتی گفتگو ہوتی رہی۔

ہمارے سپینش بھائی مکرم بشیر احمد
دیکیار، مبارک احمد صاحب، عبدالواحد ناصر
ناصر الدین صاحب۔ عبدالرحمان صاحب کلیمنتے
عبدالکریم صاحب وغیرہم اکثر مشن
ہاؤس آتے رہے۔ انہیں ناظرہ قرآن کا
سبق دیا جاتا رہا اور اسلامی مسائل سے
آگاہ کیا جاتا رہا۔ ہمارے ایک سپینش
احمدی وکیل مکرم عبدالواحد محمود صاحب نے
مذہبی آزادی کے بارے میں حکومت کے
سوالنامہ کا جواب تیار کرنے میں بہت مدد
دی۔ اس عرصہ میں پانچ تربیتی اجلاس
منعقد ہوئے۔

بیعت:

عرصہ زیر رپورٹ میں بفضلہ تعالیٰ دو
احباب نے بیعت کرنے کا شرف حاصل
کیا۔ ایک نوجوان جن کا اسلامی نام عطاء الکریم
رکھا گیا ہے انہیں اسلامی تعلیمات حاصل
کرنے کا بہت شوق ہے۔ قاعدہ یسرنا
القرآن ختم کرکے اب قرآن کریم پڑھنا
شروع کر دیا ہے۔ اسی طرح نماز بھی یاد کر
چکے ہیں۔

دوسرے بیعت کرنے والے نوجوان
مصر کے رہنے والے ہیں۔ انہیں خواب میں
بتایا گیا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام
قادیان میں ظہور فرما چکے ہیں۔ انہوں نے
حالت خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو
بھی دیکھا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے بشارت دی اور فرمایا کہ یہ مسیح موعود
ہیں ان پر ایمان لاؤ۔

اس نوجوان کے بہنوئی بھی میڈرڈ
میں رہتے ہیں وہ پہلے ہی احمدی ہیں۔
چنانچہ اس نوجوان نے اپنے بہنوئی
کے ذریعہ مشن سے رابطہ قائم کیا اور
احمدیت کے بارے میں مزید معلومات حاصل
کرنے کے بعد سلسلہ احمدیہ میں شمولیت
اختیار کر لی۔ (الحمد للہ علیٰ ذالک)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان
دونوں نوجوانوں کو مخلص اور فدائی احمدی
بنائے۔ آمین!

آج کل حکومت سپین اپنا نیا
آئین مرتب کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں
وزارت انصاف کے ڈائریکٹر جنرل برائے
نان کیتھولک مذہبی آزادی نے سپین
کے جملہ غیر کیتھولک عیسائی فرقوں اور
دیگر مذاہب کے نمائندگان کی دو میٹنگز
بلائیں اور مذہبی آزادی کے بارے میں
رائے لی۔ اس موقع پر مکرم چوہدری
کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ انچارج نے
جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی حیثیت
سے شرکت فرمائی اور نہایت مدلل
انداز میں مذہبی آزادی کی اہمیت بیان
فرمائی۔ جبکہ بعض نمائندگان مکمل مذہبی
آزادی کے خلاف رائے رکھتے تھے اور
ان کے خیال میں حکومت کا کچھ نہ کچھ
دخل ضروری ہے۔

مکرم چوہدری صاحب نے ان مواقع
سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جملہ نمائندگان
کو سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا۔

ان میں سے ایک میٹنگ میں
مکرم چوہدری صاحب نے مذہبی آزادی کے
بارے میں جو بیان دیا اس کا ایک حصہ
ٹیلی ویژن سپین پر بھی نشر ہوا

ملک کے صدر اور آئین مرتب کرنے
والی کمیٹی کے صدر کو حضرت مصلح موعود
رضی اللہ عنہ کی معرکۃ الآراء کتاب
"احمدیت یعنی حقیقی اسلام" سے اسلامی
تمدن کے حصہ کا سپینش زبان میں
ترجمہ کرکے بھجوایا گیا۔ نیز مذہبی آزادی
کے بارے میں قرآن کی روشنی میں ایک
نہایت مدلل مضمون تیار کرکے بھی مبلغ
انچارج صاحب نے ان مذکورہ افراد کو
بھجوایا تاکہ جب نیا آئین مرتب ہو تو
اس میں مکمل مذہبی آزادی مل جائے۔

آخر میں تمام احباب جماعت کی
خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ
دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل
سے سپین کی سرزمین کو حضرت خاتم
الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کے جاں نثاروں سے بھر دے۔ (آمین)

احباب جماعت کے لئے یہ بات بھی
باعث مسرت ہوگی کہ حضرت اقدس ایدہ
اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال سپین
میں مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے زمین
خریدنے کا حکم دیا ہے اور اس کے لئے
مناسب اور موزوں زمین تلاش کی جا
رہی ہے

امید ہے کہ اسی سال مسجد اور مشن
ہاؤس کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔
دعا فرمائیں کہ یہ مسجد بے شمار سعید
روحوں کی ہدایت کا موجب ہو۔
(آمین ثم آمین!)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

ہر سال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام اطفال و ناصرات کا ایک مقابلہ مضمون نویسی ہوتا ہے۔ امسال ۱۹۷۸ء کے لئے عنوان ہے:۔

"مسلم بچوں کے سنہری کارنامے"

یہ مضمون کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ سات فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ نیز حوالے مکمل دیں اور پتہ صاف لکھیں۔

یہ مضمون ۳۱ جولائی ۱۹۷۸ء تک مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔ اس سلسلہ میں "مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" از شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر و دیگر اسلامی کتب مثلاً "اسلامی جنگیں" از شفیق مہدی پوری۔ "سیرۃ خاتم النبیین" از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ۔ "سیرۃ النبیؐ" از علامہ شبلی نعمانی سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

(سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

چوہدری عبدالمنان صاحب (ابن حضرت چوہدری الٰہ بخش صاحب مرحوم مالک اللہ بخش سٹیم پریس) سابق امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ اسماعیل خان مورخہ ۲ رجون ۱۹۷۸ء کو کراچی میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون!

وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۱ سال تھی۔ ۷ رجون کو جنازہ کراچی سے ربوہ لایا گیا اور اسی روز بعد نماز ظہر مسجد مہدی گول بازار ربوہ کے قریبی میدان میں مکرم قریشی فضل حق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مرحوم کے بھائی مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی نے دعا کروائی۔

مرحوم فدائی احمدی تھے۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا اور تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ مرحوم نے دو لڑکیاں اور ایک لڑکا اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(محمد شفیق قیصر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میرے پھوپھی زاد بہن عزیزہ امۃ القیوم اور بھائی رفیع احمد اور مسلم اقبال بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(حسن طاہر بخاری۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۵۶۹

میں صابرہ بی بی بیوہ چوہدری ہدایت اللہ خان صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۰۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک 2/T.D.A ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ اراضی واقع چک 2/T.D.A ۱ ایکڑ ۲ کنال مالیت اندازاً ۳۵۰۰/- روپے

۲۔ حق مہر ۳۲/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۴۰/- روپے سالانہ آمد بصورت آمد زمین ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ صابرہ بی بی بیوہ ہدایت اللہ خان صاحب مرحوم چک 2/T.D.A سرگودھا۔

گواہ شد۔ کرامت اللہ خان ولد ہدایت اللہ خان صاحب مرحوم چک 2/T.D.A سرگودھا۔

گواہ شد۔ حافظ احمد علی خان مدارثی حال چک 2/T.D.A سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۳۶۱۸

میں مظفر احمد خورشید ولد قاضی نور محمد صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ہمبرگ جرمنی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۹۰۰/- مارک ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت ۳/۸ سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ مظفر احمد خورشید ہمبرگ جرمنی۔

گواہ شد۔ منصور احمد خان وصیت ۱۷۱۳۵ فرینکفورٹ جرمنی۔

گواہ شد۔ حیدر علی ظفر ولد مکرم رستم علی صاحب ہمبرگ جرمنی۔

مسل نمبر ۲۳۶۱۹

میں عبدالرحمن احمدی ولد بصری صاحب قوم انڈونیشین پیشہ ریٹائرڈ عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن جکارتا انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک عدد مکان جو میری اپنی ملکیتی زمین پر واقع ہے جس کے آدھے حصہ کا مالک ہوں قیمت اندازاً (آدھے حصہ کی) ۵۰۰۰۰۰/- روپے انڈونیشین۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰۰/- روپے انڈونیشین ماہوار آمد بصورت پنشن ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ عبدالرحمن احمدی۔ جکارتا انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ ای کرتا سوہادی کوسیلو جکارتا۔ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ پلیتو توفیق جکارتا انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۳۶۲۰

میں الحاج محمد سعید یونس ولد الحاج ایم یونس صاحب قوم انڈونیشین پیشہ ٹیچر عمر ۴۲ سال۔ بیعت ۱۹۵۱ء ساکن یوجنگ پینڈنگ انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ رمضان ۱۳۹۶ھ ہجری حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ ایک عدد مکان مالیتی اندازاً ۳۰۰۰۰۰۰/- روپے انڈونیشین

۲۔ فصلی موہنجی ۲۵ ایکڑ ۳۰۰۰۰۰/- روپے

۳۔ ایک عدد پلاٹ ۵۰۰۰۰/- روپے "

۴۔ ایک جاپانی موٹر سائیکل ۱۵۰۰۰/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اسوقت مجھے مبلغ ۶۴۲۰۰/- روپیہ انڈونیشین ماہوار بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ الحاج محمد سعید یونس ابن الحاج ایم یونس صاحب یوجنگ پینڈنگ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ صالح شیبی المہدی جاکرتا۔ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ مختار احمد یوجنگ پینڈنگ انڈونیشیا۔

اکناف عالم میں اشاعت اسلام کیلئے مخلصانہ پیشکش

تحریک جدید کے سال رواں ۴۴/۴۳ میں ضلع حیدر آباد کے معاونین خصوصی کے معیار کی قربانی کرنے والے مخلصین کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں:-

۱۔	مکرم چوہدری مرزا خان صاحب ٹھیکیدار بھٹہ	حیدر آباد	۲۲۲۵/-
۲۔	// // عبدالمنان صاحب شاد	//	۲۲۰۰/-
۳۔	// // نعمت اللہ صاحب	//	۱۰۹۰/-
۴۔	// رئیس نعمت اللہ صاحب جتوئی	//	۱۰۶۰/-
۵۔	// عبداللطیف صاحب سنوری (بذریعہ مکرم محمد شریف صاحب سنوری)	//	۱۰۱۰/-
۶۔	// چوہدری محمد اکرم صاحب کاہلوں	//	۱۰۰۰/-
۷۔	// // محمد سعید صاحب باجوہ	//	۱۰۲۰/-
۸۔	// میر نور احمد صاحب تالپور	//	۱۰۰۵/-
۹	// چوہدری شریف احمد صاحب ظفر احمد موٹرز	//	۱۰۰۰/-
۱۰۔	// // آفتاب احمد صاحب S.D.O	//	۱۰۵۰/-
۱۱۔	// مرزا افضل بیگ صاحب	//	۱۰۵۴/-
۱۲۔	// چوہدری فضل احمد صاحب	//	۱۰۰۵/-
۱۳۔	// // عبدالغفور صاحب S.D.O	//	۱۳۰۰/-
۱۴۔	// // غلام قادر صاحب	//	۱۰۰۰/-
۱۵۔	// فضل محمد خان صاحب نیازی	//	۵۰۰/-
۱۶۔	// رانا اسد اللہ خان صاحب	//	۵۰۰/-
۱۷۔	// میجر منیر احمد صاحب فرخ	//	۵۰۰/-
۱۸۔	// مرزا مبارک احمد صاحب بیگ	//	۵۱۱/-
۱۹۔	// کرنل بشیر الدین صاحب	//	۵۰۰/-
۲۰۔	// عبداللطیف صاحب شرما	//	۵۱۵/-
۲۱۔	// نثار احمد صاحب بشارتی	//	۵۰۰/-
۲۲۔	// شیخ محمود احمد صاحب	//	۵۰۰/-
۲۳۔	// محمد شفیع صاحب بھٹی	//	۵۰۰/-
۲۴۔	// محمود احمد صاحب انجنیئر	//	۵۰۰/-
۲۵۔	// شیخ عنایت اللہ صاحب مع اہل وعیال	آصف آباد	۱۰۵۰/-
۲۶۔	// چوہدری محمد اسماعیل صاحب خالد	بشیر آباد	۱۲۰۸/-
۲۷۔	// ڈاکٹر چوہدری محمد اقبال صاحب	چھمبڑ	۱۰۱۰/-
۲۸۔	// // // اشفاق احمد صاحب	سنجر چانگ	۱۰۰۰/-
۲۹۔	// چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ	//	۵۰۰/-
۳۰۔	// ڈاکٹر سلیم احمد صاحب خلیل مع اہل وعیال	ظفر آباد لاڑکانہ	۱۲۷۵/-
۳۱۔	// چوہدری مبارک احمد صاحب باجوہ	گوٹھ نذیر احمد	۵۰۰/-
۳۲۔	// مقبول احمد صاحب مینیجر فارم	نواز آباد	۱۰۲۵/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر روحانی منصوبے کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱) جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) درود شریف اور تسبیح و تحمید نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:۔

(۱) ربنا افرغ علینا صبرا و ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکفرین۔

(۲) اللھم انا نجعلک فی نحورھم و نعوذ بک من شرورھم۔

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

تمام احمدی جماعتیں اور احباب جماعت توجہ اور التزام اور باقاعدگی کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش فرمودہ اس روحانی پروگرام پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

شکرانہ فنڈ کی رقوم مرکز میں بھجوائی جائیں

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وان ربک لذو فضل علی الناس ولکن اکثرھم لا یشکرون۔

(۲۷ : ۷۴)

ترجمہ:۔ اور تیرا رب تو انسانوں پر بہت فضل کرنے والا ہے لیکن ان (انسانوں) میں سے اکثر شکر بجا نہیں لاتے۔

گویا اکثر و بیشتر لوگ شکر گزاری کا حق ادا نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حقیقی طور پر شناخت کرنے والے اور شکر گزاری کا حق ادا کرنے والے لوگ مثل نادر کے ہوتے ہیں۔ ہماری جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ہونے والے فضلوں کو ہر دم یاد کرتا رہے اور حق شکر گزاری میں کوتاہی نہ کرے تا وہ اس قابل رشک مقام کا حامل ہو جو اللہ تعالیٰ اپنے شکر گزار بندوں کو عطا فرماتا ہے۔

ان اغراض کی تکمیل کے لئے مرکز کی طرف سے شکرانہ فنڈ قائم ہے۔ احباب اپنی کامیابیوں اور خوشیوں کے مواقع پر اس فنڈ میں شکرانہ کی رقوم اور عطیہ جات بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں تا یہ رقوم امام وقت کے منشاء مبارک کے مطابق مستحقین میں تقسیم ہوں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے احسانات کی شکر گزاری کا فریضہ باحسن وجوہ انجام پذیر ہو۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہ جون کے لئے خدام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کا مطالعہ کریں۔ یہ کتاب حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

فضل عمرؓ درس القرآن کلاس ۱۹۷۸ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال فضل عمرؓ درس القرآن کلاس مورخہ ۱۰ جولائی سے ۲۴ جولائی ۱۹۷۸ء تک مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ لہذا جملہ امراء کرام و مربیان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں طلباء و طالبات کو کلاس میں شمولیت کے لئے تاکید فرمائیں۔ اس کلاس میں شمولیت کرنے والے طلباء کی فہرست نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) میں اور طالبات کی فہرست صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی خدمت میں ۲ جولائی ۱۹۷۸ء تک بھجوا دی جائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

اعلان بابت پروگرام جلسہ سالانہ مستورات

جلسہ سالانہ مستورات کا پروگرام مرتب کرنا ہے جن بہنوں نے تقریر کرنی ہو اپنی لجنہ کی صدر صاحبہ کی تصدیق کے ساتھ عنوان بھجوائیں۔ اسی طرح جس نے تلاوت کرنی ہو یا نظم پڑھنی ہو وہ بھی اطلاع دیں۔ یہ سب ۳۰ جون تک دفتر لجنہ مرکزیہ میں پہنچ جائیں۔

اسی طرح سالانہ اجتماع کا سرکلر بھی تیار کیا جا رہا ہے اس میں بھی جس نے تلاوت کرنی ہو یا نظم پڑھنی ہو وہ بھی اطلاع دیں اور مقرر کردہ عنوانات جو مقابلہ کے لئے دیئے جائیں گے کے علاوہ جو بہنیں کسی تربیتی موضوع پر تقریر کرنا چاہیں وہ بھی اپنے نام مع عنوان بھجوا دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

زعماء کرام انصار اللہ حسب ذیل امور کا جائزہ لیں

۱۔ آپ نے سال رواں کا بجٹ انصار اللہ مرکز میں بھجوا دیا ہے؟

۲۔ بجٹ کے مطابق ہر ماہ تدریجی وصولی کا باقاعدہ انتظام ہے؟

۳۔ چندہ انصار اللہ کی وصول شدہ رقم ہر ماہ مرکز میں بھجوائی جاتی ہے؟

۴۔ ماہ رواں کے آخر میں پانچ ماہ کا تدریجی بجٹ سو فیصد پورا ہو جائے گا؟

ان امور میں سے اگر کوئی کمی ہے تو براہ کرم ماہ رواں میں اس کمی کو پورا فرما کر ممنون فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تاریخ لجنہ جلد چہارم

لجنہ اماء اللہ کی تاریخ جلد چہارم جو ۱۹۷۲ء سے ۱۹۷۰ء تک کے حالات پر مشتمل ہے شائع ہو چکی ہے۔ قیمت فی جلد بیس روپے ہے۔ تمام بہنوں کو چاہیئے کہ جلد سے جلد کتاب خرید لیں تا ان کے پاس مکمل سیٹ تاریخ لجنہ کا ہو جائے۔ تاریخ لجنہ جلد اول، دوم ختم ہو چکی ہے۔ جلد سوم کے صرف چند نسخے باقی ہیں۔ لجنات اپنی اپنی لجنہ میں کتاب منگوانے کی تحریک کریں۔

سیکرٹری اشاعت

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲